السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کسی شہر کے اردگرد ایسی چراگاہیں ہوں، جن میں گھاس بکثرت ہو اور اہل شہر لوگوں کے ان چراگاہوں سے گھاس کاٹ کر جمع کرنے اور بیچنے سے نقصان اٹھاتے ہوں اور ان کے مویشوں کو بھی ان سے نقصان ہوتا ہو اور قاضی کے پاس بھی یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہو کہ یہ سارے علاقے بارش نہ ہونے کی وجہ سے بے حد خشک ہیں اور ان کے جانور بھی بھوک کی وجہ سے مر رہے ہیں اور لوگ دوسرے سر سبز و شاداب علاقوں کی طرف نقل مکانی کر رہے ہوں۔ ان حالات میں یہ بات ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہے کہ چراگاہ کی گھاس کاٹ کر بیچنے میں لوگوں کے لیے نقصان خصوصا مویشیوں کے مالکان کے بہت تنگی ہے تو اس کے بارے مین کیا حک ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر انتظامیہ کے پاس یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ چراگاہ کی گھاس کاٹ کر بیچنے میں مویشیوں کے مالکان کے لیے تنگی اور پریشانی ہے تو ان لوگوں کو کاٹنے اور بیچنے سے منع کر کے گھاس کو جانوروں کے چرنے کے لے مخصوص کیا جاسکتا ہے، کیونکہ فقہ کا قاعدہ یہ ہے کہ مصالح عامہ کو مصالح خاصہ سے مقدم قرار دیا جاتا ہے اور حدیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

(لاضرر ولاضرار) (سنن ابن ماجه، الاحکام، باب من بنى فى حقه مايضر بجاره) ح : 2340)

''نہ تو کسی کو اپنے فائدے کے لیے نقصان پہنچایا جائے اور نہ کسی کو بلا فائدہ اور بے مقصد نقصان پہنچائے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص545

محدث فتویٰ